



سوال

(530) بچے کا کھیت کو آگ لگانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک بچے نے دن کے وقت گندم کے کھلیان کو آگ لگا دی۔ اس کے آگ لگانے میں کسی کے مشورے کو دخل نہیں اس سے کافی نقصان ہوا ہے، کیا اس نقصان کی تلافی بچے کے ورثاء کو کرنا ہوگی یا نہیں؟ نقصان ادا کرنے کی صورت میں پورے نقصان کے ذمہ دار ہوں گے یا کچھ نقصان ادا کرنا ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ میں بعض افراد کو حقوق و واجبات کی ادائیگی میں مرفوع القلم قرار دیا گیا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ دلوانہ ہوش آنے تک، بچہ بالغ ہونے تک اور سونے والا بیدار ہونے تک مرفوع القلم ہیں [1] محدثین کرام نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بچہ مواخذہ کے لحاظ سے مرفوع القلم ہے اگر نیکی اور ثواب کے کام کرتا ہے تو اسے محروم نہیں کیا جائے گا البتہ جو حقوق انسانوں سے متعلق ہیں اس کا معاملہ کچھ الگ ہے اگر بچے کو باز پرس نہیں ہوگی۔ تاہم اس کے ورثاء نقصان کے ذمہ دار ہوں گے چنانچہ فقہاء نے صراحت کی ہے کہ بچہ میں اہلیت ادا معدوم معلوم ہوتی ہے، اس لیے اس کے اقوال و افعال پر کوئی شرعی مواخذہ نہیں ہوگا اور نہ ہی معاملات میں اس کے تصرفات کا اعتبار کیا جائے گا، زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ بچہ جب کسی کا نقصان کرے گا تو مالی لحاظ سے وہ قابل مواخذہ ہے البتہ بدنی لحاظ سے اسے سزا وغیرہ نہیں دی جائے گی مثلاً بچہ کسی کو قتل کر دیتا ہے یا کسی کے مال کو نقصان پہنچاتا ہے تو مقتول کی دیت اور مال کی تلافی بہر صورت کرنا ہوگی لیکن اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ [2]

اس طرح بچے کے مال میں زکوٰۃ بھی عائد ہوتی ہے جیسا کہ محدثین کرام نے لکھا ہے، اس بنا پر صورت مسؤلہ میں جو نقصان ہوا ہے وہ بچے کے ورثاء ادا کریں گے اور شرعی طور پر یہ ان کی ذمہ داری ہے بچے کے مرفوع القلم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے مواخذہ نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر کوئی اور ذمہ داری عائد ہوگی البتہ مالی نقصانات کی تلافی اس کے ورثاء پر عائد ہوتی ہے، وہ بھی پورا پورا نقصان ادا کرنا ہوگا۔ (واللہ اعلم)

[1] مسند امام احمد، ص: ۱۲۴، ج: ۶۔

[2] علم اصول الفقہ، ص: ۱۳۷۔



مجلس البحث والدراسات
محدث فتوى
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 444

محدث فتویٰ